



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بات کیسے ثابت کی جاسکتی ہے کہ جس حدیث کو امام ترمذی حسن کہیں وہ نفس الامر بلکہ خود امام موصوف کے ہاں بھی قابل استدلال نہ ہو؟ (۲) قابل استدلال - قابل استنباد - قابل اعتبار - اصطلاحات کی وضاحت کریں؟ (۱)

اللہ و تہ اہلک

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

جامع ترمذی میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں قلت فرصت کے باعث صرف ایک پر اکتفا کرتا ہوں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ انفال کی تفسیر کے آخر میں ایک حدیث نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں: ”ہَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ“ (۱) ”وَالْوَجْهَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَسْخَرْ مِنْ أَبِيهِ“

دیکھئے امام صاحب موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو حسن بھی قرار دیتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے منقطع ہونے کی بھی تصریح فرماتے ہیں اور معلوم ہے کہ مرسل و منقطع محدثین کے ہاں قابل احتجاج و استدلال نہیں جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقدمہ صحیح میں لکھا ہے۔

اصطلاح میں قابل احتجاج یا قابل استدلال اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو صحیح یا حسن ہو۔ (۲)

قابل استنباد اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو شواہد میں ذکر کئے جانے کی صلاحیت رکھتی ہو اور قابل اعتبار اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو شواہد و متابعات میں ذکر کئے جانے کی صلاحیت رکھتی ہو تفصیل اصول حدیث کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 01 ص 548

محدث فتویٰ